اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZLQADIAN.

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۹ | ۲۳ ماہ صلح ۱۳۲۰ھش | ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ | ۲۳ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۸

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

تحریکِ جدید سال ہفتم کے وعدوں میں سستی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

برادرانِ جماعت! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس سال تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں جہاں شروع میں نہایت چستی سے جماعتوں نے کام کیا تھا۔ وہاں جلسہ کے بعد تمام سالوں سے زیادہ سستی ہوئی ہے۔ سینکڑوں افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہونچے۔

مَیں یہ تو نہیں مان سکتا کہ جماعت کے مخلصین تھک گئے ہیں۔ ہاں شاید جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دوستوں کو فرصت نہ ملی ہو۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے بقیہ دوست اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کریں۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے جس راستے پر آپ چھ سال تک چلے ہیں۔ اب چار سال باقی کے لئے اس میں کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو اس اعلان کے بعد نئے جوش کے ساتھ چندوں کی فہرستیں تیار کرنے میں یا نامکمل فہرستوں کے مکمل کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ جزاھُمُ اللّٰہ خیرا۔

اس کے علاوہ سال گذشتہ اور سالہائے ماسبق کے چندوں کے جلد از جلد وصول کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کی جائے۔ والسّلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

قادیان کے فتنہ انگیزوں کی ایک نئی شرارت

مقامی پولیس کا صریحاً جانبدارانہ رویّہ

قادیان ۲۱ جنوری۔ قادیان میں جہاں جماعت احمدیہ کی اکثریت ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو قدم قدم پر جس طرح تکالیف دی جاتی ہیں۔ اور مشکلات میں مبتلا کیا جاتا ہے اور ایسے مواقع پر امن کی ذمہ وار پولیس عموماً جو رویہ اختیار کرتی ہے۔ اس کی تازہ مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

قادیان کے ایک ہندو میلا رام نے اپنا ایک مکان ۱۹۲۵ء میں ایک شخص دھیان شاہ مکن بھاٹیاں کے پاس گرو رکھا۔ اور جب اس مکان پر کئی ہزار کا بار ہو گیا تو مرتہن نے اسے قرق کرا کر نیلام کرایا۔ نیلامی میں ایک اور ہندو نے خرید لیا۔ لیکن میلا رام کے ورثا کی اس عذرداری پر کہ مکان سستا دے دیا گیا ہے انہیں خود فروخت کرنے کی اجازت مل گئی۔ اور انہوں نے آج سے قریباً چھ ماہ قبل ایک احمدی ممتاز علی صاحب کے پاس پانچ ہزار روپیہ میں اسے فروخت کر دیا۔ اور اس کی باقاعدہ رجسٹری کرائی گئی۔ مکان چونکہ بوسیدہ تھا۔ اور روز بروز زیادہ بوسیدہ ہو کر گرتا جا رہا تھا۔ اس لئے ممتاز علی صاحب سرکاری ملازمت سے اس کی تعمیر کے لئے رخصت لے کر آئے۔ اور تعمیر شروع کرا دی اس دوران میں پولیس نے زبانی حکم دیا۔ کہ تعمیر روک دی جائے۔ چنانچہ عارضی طور پر تعمیر بند کر دی گئی۔ اور اس بارے میں پولیس سے تحریری حکم مانگا گیا۔ تاکہ چارہ جوئی کی جا سکے۔ لیکن پولیس نے ایسا کوئی حکم نہ دیا چونکہ ممتاز علی صاحب کی رخصت تھوڑی تھی اور وہ مکان گرا کر از سر نو تعمیر شروع کرا چکے تھے۔ اس لئے آج انہوں نے پھر کام جاری کرایا۔ اس پر پھر پولیس نے زبانی کہا۔ کہ کام بند کر دو۔ اور تحریری آرڈر دینے پر پھر بھی آمادہ نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ آج بارہ بجے دوپہر سے قبل مجسٹریٹ صاحب علاقہ سے اس بارے میں کوئی آرڈر حاصل نہ کیا۔ بجائے اس کے کہ اس عرصہ میں پولیس مداخلت بیجا کو روکنے اور قیام امن کے لئے قانونی کارروائی کرتی۔ اس نے نہایت افسوسناک رویہ اختیار کیا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج صبح ایک پولیس افسر ہندوؤں کے پاس گیا۔ اور وہاں کچھ باتیں کرتا رہا۔ اس کے بعد ہندو تعمیر مکان میں مزاحمت کرنے کے لئے موقعہ پر آ گئے۔ ان میں سے ایک ہندو نے آگے بڑھ کر دیوار گرانی شروع کر دی۔ اور اینٹوں کے ڈھیر پر گر کر شور مچانے لگ گیا۔ کہ مار ڈالا مار ڈالا۔ اس پر کئی ایک ہندو جو شرارت میں شریک تھے۔ آن کی آن میں اکٹھے ہو گئے۔ ہندوؤں کے آمادہ بہ فساد ہونے کی اطلاع پا کر ممتاز علی صاحب نے تحریری رپورٹ پولیس میں بھیج دی۔ اس موقعہ پر احرار اور کچھ ہندو جمع ہو گئے اور بعض ہندو دیوار گرانے کے لئے آگے بڑھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کو نہائت فحش گالیاں دیں۔ اور بار بار حملہ آور ہوتے رہے۔ لیکن پولیس جو اس اثناء میں وہاں پہونچ گئی تھی۔ بجائے اس کے کہ ان کو روکتی۔ اور ان کی اشتعال انگیزی کا انسداد کرتی۔ اس نے کام کرنے والے احمدی مستریوں اور مزدوروں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں میں سے چند نوعمر لڑکوں کو بھی پکڑا۔ نیز مالک مکان ممتاز علی صاحب کو ان کے گھر سے بلا کر ہتھ کڑی لگائی گئی۔ اور جب لوگوں نے انچارج پولیس چوکی شیخ ہدائت علی صاحب کو بتلایا۔ کہ یہ تو موقعہ پر موجود نہیں تھے۔ اور ان کی گرفتاری پر تعجب اور افسوس کا اظہار کیا۔ تو انچارج نے گرفتاری کی یہ وجہ بتلائی۔ کہ تعمیر کا کام ان کے ایماء سے ہو رہا تھا۔ احمدی معماروں اور مزدوروں کے علاوہ ایک اور احمدی کو اس کی دوکان سے بلا کر گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن احمدی گرفتار شدگان کے توجہ دلانے پر کہ اس فساد کے ہندو اور احراری سرغنہ بھی موقعہ پر موجود ہیں۔ پولیس نے ان کو گرفتار نہ کیا۔ اور انچارج نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ اس کے پاس اور ہتھکڑیاں نہیں ہیں۔ اور یہ کہ گرفتار شدگان کو چوکی میں چھوڑ کر باقیوں کو بھی گرفتار کریگا لیکن معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ اب تک ہتھکڑیاں فارغ نہیں ہوئیں۔ اور فسادیوں کا ایک حصہ آزاد ہے۔

کل رات کچھ ہندوؤں اور احرار نے مل کر ایک جلسہ کیا تھا جس میں گنج بہاری وغیرہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور ان کو اشتعال دلایا۔ کہ یہ مکان ہرگز نہ بننے دیا جائے خواہ کچھ ہو اور اسی کے نتیجہ میں صبح کو ہندوؤں کے فتنہ انگیز طبقہ نے مداخلت بے جا کرنے کی شرارت کی۔ اور پولیس کے جانبدارانہ رویہ نے اس شرارت کو مزید تقویت دی۔

اس موقعہ پر احرار ہندوؤں کو آمادہ فساد کرنے کی اسی طرح کوشش کر رہے ہیں جس طرح انہوں نے قادیان میں ریاست قائم کرنے کی جھوٹی افواہ اڑا کر سکھوں کو بھڑکایا تھا چنانچہ مہر دین آتشباز احراری کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس مکان کی تعمیر کے دوران میں وہ ایک سادھو کو لے آیا۔ اور اسے کہا۔ کہ اس احاطہ میں بیٹھ جاؤ۔ مگر سادھو نے انکار کر دیا۔ اور پولیس کے سامنے بھی اس نے یہ واقعہ بیان کیا فتنہ پرداز ہندو اس فتنہ کی بناء یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ یہ ایک مندر ہے جس میں مورتی پڑی ہوئی تھی۔ لیکن یہ سراسر غلط اور بے بنیاد دعویٰ ہے۔ اور آج تک جبکہ یہ مکان کئی بار بکا اور نیلام ہوا۔ کسی نے نہیں کہا۔ اور نہ اس کا کوئی ثبوت ہے۔ اس مکان کے گرانے سے قبل اس کے ایک حصہ میں ایک مقامی ہندو بطور کرایہ دار رہتے تھے۔ انہوں نے بھی پولیس میں یہ بیان دیا۔ کہ میں نے یہاں کبھی کوئی مندر یا مورتی نہیں دیکھی باوجود ان حالات کے پولیس نے نہ صرف شرارت کرنے والوں کا کوئی انسداد نہ کیا۔ بلکہ بارہ احمدیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور ہتھکڑیاں لگا کر پولیس چوکی میں بٹھا رکھا ہے۔ ادھر صرف سات ہندو لڑکوں کو پکڑ کر لے گئے۔ جن میں سے بعض کو ہتھکڑی نہیں لگائی گئی۔ حالانکہ یہ نقض امن کے ذمہ دار تھے۔

پولیس کے اس نہائت ہی قابل مذمت رویہ کے خلاف حکام بالا کو توجہ دلاتے ہوئے ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا انصاف کا یہی تقاضا ہے۔ کہ جہاں احمدی اقلیت میں ہیں۔ اور ان پر دوسرے لوگ طرح طرح کے مظالم کرتے ہیں۔ وہاں کے دردناک حالات پیش کئے جاتے ہیں تو کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ اور قادیان میں جہاں احمدیوں کی اکثریت ہے وہاں اقلیتوں کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہمیں طرح طرح سے تنگ کریں۔ خواہ مخواہ ٹانگ اڑا کر فتنہ و فساد پیدا کرتی رہیں:

اس موقعہ پر ہم جہاں مقامی پولیس کے رویّہ کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ وہاں امید رکھتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ جو یہاں پہونچ چکے ہیں۔ اصل معاملہ تک پہونچ سکیں گے:

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ صلح ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اب پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن کھانسی پوری طرح رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور نزلہ کی شکائت ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کان کے درد اور درد شکم کی تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

فضیلت اسلام

مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ کا شرف صرف اسلام میں ہی حاصل ہو سکتا ہے

اسلام کو دیگر مذاہب پر جو امتیازات حاصل ہیں - ان میں سے ایک امتیاز اس کی اعلےٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور قدم قدم پر تقوےٰ کو ملحوظ رکھنے کی ہدایت ہے - یہ ظاہر ہے - کہ انسان بے حد کمزور اور ضعیف البنیان ہے شیطان ایسی ایسی راہوں سے اس پر حملہ آور ہوتا ہے - کہ انسان اگر پوری طرح چوکس اور ہوشیار نہ رہے - اور استغفار سے اللہ تعالےٰ کی مدد نہ طلب کرتا رہے - تو متاع ایمان کے ضائع ہوجانے کا سخت خطرہ ہوتا ہے - اسی لئے اسلام نے اتقار کو تمام نیک کاموں کی رُوح قرار دیا ہے - اور بار بار نصیحت فرمائی ہے کہ کسی کام میں بھی تقوےٰ کو نظر انداز نہ کیا جائے -

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اے ایمان والو - اللہ سے ڈرو - اور اس کا تقوےٰ اختیار کرو - جیسا کہ تقوےٰ اختیار کرنے کا حق ہے اور ہماری اس نصیحت کو یاد رکھو - کہ تم پر موت ایسی حالت میں آنی چاہیئے - جبکہ تم ہمارے کامل فرمانبردار بندے ہو -

سورہ مائدہ میں فرمایا - یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون اے مومنو! اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو - اور اس کے لئے وسیلہ ڈھونڈو - اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کرو - تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ -

نیز فرمایا :- واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین - کہ اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو - اور جان لو - کہ خدا تعالےٰ کی نصرت متقیوں کے ہی شامل حال ہوا کرتی ہے -

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے بار بار مومنوں کو تقوےٰ کی نصیحت کی ہے - اور بتایا ہے - کہ حقیقی رنگ میں مسلم وہی کہلا سکتا ہے - جس کا کوئی قول اور فعل اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ حدود سے باہر نہ ہو اس حقیقت کو ایک اور آیت میں بھی نہایت لطافت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے فرماتا ہے - بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - یعنی مسلمان وُہ ہے - جو اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کردے - اور اس کے احکام کی پیروی کے لئے اپنی تمام طاقتیں لگا دے - اعتقادی طور پر بھی - اور عملی طور پر بھی - اعتقادی طور پر تو اس طرح کہ وُہ اپنے آپ کو ایک ایسی چیز سمجھ لے - جو خدا تعالےٰ کے عشق کے حصول کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح - کہ وُہ تمام نیکیاں بجالائے - جن کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے -

غرض اسلام کی حقیقت کسی شخص میں اسی وقت متحقق ہوتی ہے - جب ظاہر و باطن دونوں لحاظ سے وُہ اپنی تمام طاقتیں خدا تعالےٰ کی رضاء کے لئے صرف کردے - اور اس راہ میں کسی خطرہ کی پروا نہ کرے - بانی سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں :-

"اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہوسکتی ہے - کہ جب اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی و ظاہری قوےٰ کے محض خدا تعالےٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہوجائے - اور جو امانتیں اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملی ہیں - پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں - اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جائے - یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کردیوے - کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم - اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور - اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے - یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات - سب خدا تعالےٰ کے ایسے تابع ہوگئے ہیں - کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں - غرض یہ ثابت ہوجائے - کہ صدق قدم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے - کہ جو کچھ اس کا ہے - وُہ اس کا نہیں - بلکہ خدا تعالےٰ کا ہو گیا ہے - اور تمام اعضاء اور قوےٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں - کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں - . . . . اس تقریر سے معلوم ہوا - کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلےٰ ہے - اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہوسکتا - جب تک کہ وُہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کردیوے - اور اپنی انانیت سے معہ اُس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اُسی کی راہ میں نہ لگ جاوے - پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جاوے گا - کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہوکر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے - اور وُہ ایسی پاک زندگی ہو - جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۱ و ۶۲)

جب کوئی شخص اس رنگ میں اللہ تعالےٰ کی رضاء کے لئے کوشش کرتا اور اپنی زندگی خدا تعالےٰ کے لئے وقف کردیتا ہے - تو انعام کے طور پر اسے مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ کا شرف حاصل ہوتا ہے - یعنی خالق دوجہان اس سے ہم کلام ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"واضح ہو - کہ جب کوئی اپنے مولےٰ کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے - اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ طبعی طور پر خدا تعالےٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اس کے کام میں لگ جائے - تو آخری نتیجہ اس کی حالت کا یہ ہوتا ہے - کہ خدا تعالےٰ کی ہدایت کے اعلےٰ تجلیات تمام حجب سے مبرا ہوکر اس کی طرف رُخ کرتے ہیں - اور طرح طرح کے برکات اس پر نازل ہوتے ہیں - اور وُہ احکام اور وُہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے - اب بذریعہ مکاشفات صحیحہ اور الہامات یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہیں - اور معتقدات شرع - اور دین کے اور اسرار سربستہ ملت حنیفیہ کے اُس پر منکشف ہوجاتے ہیں - اور ملکوت الٰہی کا اس کو سیر کرایا جاتا ہے - تا وُہ یقین اور معرفت میں مرتبۂ کامل حاصل کرے - اور اس کی زبان - اور اس کے بیان - اور تمام افعال - اور اقوال اور حرکات سکنات میں ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت - اور ہمت اس کو عطا کی جاتی ہے - اور شرح صدر کا ایک اعلےٰ مقام اس کو عنایت کیا جاتا ہے - اور بشریت کے حجابوں کی تنگ دلی اور بُخل اور بار بار کی لغزش اور تنگ چشمی اور غلامی شہوات اور رذائت اخلاق اور ہر ایک قسم کی نفسانی تاریکی بکلی اس سے دُور کرکے اس کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جاتا ہے - تب وُہ بکلی مبدل ہوکر ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدا تعالےٰ سے سُنتا اور خدا تعالےٰ سے دیکھتا - اور خدا تعالےٰ کے ساتھ حرکت کرتا - اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ٹھیرتا ہے -

اور اس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب اور اس کا رحم خدا تعالیٰ کا رحم ہو جاتا ہے اور اس درجہ میں اس کی دعائیں بطور اصطفا کے منظور ہوتی ہیں۔ نہ بطور ابتلاء کے اور وہ زمین پر حجۃ اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے اور آسمان پر اس کے وجود سے خوشی کی جاتی ہے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ عطیہ جو اس کو عطا ہوتا ہے۔ مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات حضرت یزدانی ہیں جو بغیر شک اور شبہ اور کسی غبار کے چاند کے نور کی طرح اس کے دل پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایک شدید الاثر لذت اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور طمانیت اور تسلی اور سکینت بخشتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۵ تا صفحہ ۲۳۳)

یہ ہے وہ مقام جو اسلام میں داخل ہونے کے بعد ایک مومن کامل کو حاصل ہوتا ہے۔ کون ہے جو اس کے حصول کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ کون ہے جس کے دل میں یہ تڑپ نہ ہو۔ کہ وہ ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو جنہیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یقیناً ہر انسان کے دل میں یہ تڑپ پائی جاتی ہے۔ کہ اسے اپنے محبوب حقیقی کا وصال حاصل ہو۔ مگر یہ مقام بجز اسلام کی پیروی کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ آج عیسائیت پر چل کر کوئی شخص مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے شرف سے مشرف نہیں ہو سکتا۔ آج یہودیت پر عمل پیرا ہو کر کوئی شخص خدائے عزوجل سے ہمکلام ہونے کی سعادت حاصل نہیں کر سکتا۔ آج صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی زندگی بخش تعلیم پر چل کر انسان اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لقاء سے محظوظ ہوتا۔ اور اس کی معرفت کے جام پی سکتا ہے ؂

گاندھی جی اور گرنتھ صاحب

گاندھی جی نے حال ہی میں گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر ممبر پنجاب پراونشل کانگرس ورکنگ کمیٹی کے نام ایک خط لکھا ہے جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں:- "میں گورو گرنتھ صاحب کو الہامی کتاب مانتا ہوں۔ اور سکھ دھرم کا پیرو ہوں۔" (پرکاش ۵ جنوری) جہاں تک ہمیں معلوم ہے سکھ صاحبان گرنتھ صاحب کو لفظ بلفظ الہامی نہیں مانتے۔ اور گرنتھ صاحب کا بھی یہ دعوےٰ نہیں۔ پھر نہ معلوم گاندھی جی نے اسے الہامی کیونکر سمجھ لیا اور ساتھ ہی اپنے آپ کو سکھ دہرم کا پیرو کس طرح قرار دیدیا۔ جبکہ سکھ دھرم کی ایک بات کے بھی پابند نہیں۔ بالفاظ پرکاش درحقیقت یہ مہاتما جی کی سب کو خوش کرنے کی خواہش ہے۔ جو بعض اوقات ان کی پوزیشن کو مضحکہ خیز بنا دیتی ہے۔

قوم کے اغراض و مقاصد کی جہت میں چلو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:- "جب کوئی قوم ایک خاص مقصد اور مدعا لے کر کھڑی ہوئی ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اس مقصد اور مدعا کو نوجوانوں کے ذہن میں پورے طور پر داخل کرے۔ اور ایسے رنگ میں ان کی عادات اور خصائل کو ڈھالے۔ کہ وہ جب بھی کوئی کام کریں خواہ عادتاً کریں یا بغیر عادت کے کریں۔ وہ اس جہت کی طرف جا رہے ہوں۔ جس جہت کی طرف اس قوم کے اغراض و مقاصد اسے لئے جا رہے ہوں۔ جب تک کسی قوم کے نوجوان اس رنگ میں کام نہیں کرتے۔ اس وقت تک اسے ترقی حاصل نہیں ہو سکتی"

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام حضور نے اسی لئے فرمایا ہے۔ کہ نوجوانان احمدیت کو قوم کے اغراض و مقاصد کی جہت میں چلایا جائے۔ کیا آپ خدام الاحمدیہ میں شامل ہیں۔ اور کیا آپ باقاعدگی سے اس کے پروگرام پر عمل کر رہے ہیں؟

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کے متعلق ایک اور شہادت

پرسوں کے "الفضل" میں مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کے متعلق حافظ محمد ابراہیم صاحب کی ایک شہادت شائع ہو چکی ہے۔ اس کی تائید میں ذیل کی شہادت جو بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کے قلم سے ہے درج اخبار کی جاتی ہے۔ بھائی صاحب موصوف حافظ صاحب سے بھی پرانے صحابی ہیں۔ اور ایک بہت لمبے عرصہ تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور خدمت سے مشرف رہے۔ بھائی صاحب کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کی وفات ۱۹۰۳ء میں ہوئی تھی۔ (ایڈیٹر)

جناب مرزا فضل احمد صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حرم اول سے دوسرے صاحبزادے تھے۔ اور محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔ مرزا امام الدین صاحب ان کی وفات کی اطلاع پا کر ان کی ملازمت کی جگہ پہنچے۔ اور وہیں سے ان کا جنازہ قادیان لائے تھے جب ان کا جنازہ قادیان پہنچا۔ تو مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب مرحوم نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ان کا جنازہ پہنچنے کی اطلاع کی۔

حضور کے چہرہ پر اداسی اور غم کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اور آواز میں رقت پیدا ہو گئی اور حضور نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو جو اس وقت مجلس میں حاضر تھے۔ مخاطب فرما کر فرمایا۔ کہ "فضل احمد ہمیشہ ہمارا فرمانبردار رہا ہے۔ اس نے کبھی ہماری نافرمانی نہیں کی حتیٰ کہ ایک مرتبہ ہمارے اشارہ پر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے علیحدگی پر تیار ہو گیا تھا۔ اور طلاق نامہ لکھ کر ہمیں بھیج دیا تھا"

ان کی وفات کے واقعہ سے حضور اداس اور محزون و غمگین رہے جس کی وجہ سے حضور کے خدام اور متعلقین میں بھی افسردگی و غم کی لہر دوڑ گئی۔

حضور کا صاحبزادہ اور فرمانبردار صاحبزادہ ہونے کی وجہ سے خیال تھا۔ کہ حضور جنازہ پڑھیں گے۔ مگر حضور نے خود پڑھا نہ کسی کو جنازہ میں شرکت کی اجازت دی۔ یہ واقعہ نومبر ۱۹۰۳ء سے بہر حال قبل کا ہے۔ کیونکہ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے۔ کہ میں اس مجلس میں شریک تھا۔ اور سارا واقعہ میرے سامنے کا ہے۔ نومبر ۱۹۰۳ء کے اواخر میں میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے مکرمی محترم جناب مرزا محمد احسن بیگ صاحب کے ساتھ ان کی اراضیات پر چلا گیا تھا۔

مرزا فضل احمد صاحب مرحوم اپنے خاندانی قبرستان متصل عیدگاہ میں دفن ہوئے تھے۔ اور جیسا کہ الحکم مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء سے معلوم ہوتا ہے۔ مرزا امام الدین صاحب کی وفات شروع جولائی ۱۹۰۳ء میں ہوئی تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کی وفات بہر حال جولائی ۱۹۰۳ء سے قبل ہو چکی تھی۔ جو ممکن ہے کئی ماہ پہلے ہوئی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ عبدالرحمن قادیانی بقلم خود ۲۰ جنوری ۱۹۴۱ء ۲۰ صلح ۱۳۲۰ ہش

سینما نہ مرد دیکھیں نہ عورتیں

امرتسر کے مسلمانوں نے ایک جلسہ عام میں جو مسجد خیر دین میں منعقد ہوا یہ فیصلہ کیا۔ کہ مسلمان عورتوں کو سینما جانے سے روکنے کے لئے مہم شروع کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں شہر کے مختلف محلوں میں جلسے کر کے مسلمان عورتوں کو سینما جانے سے روکنے کا پروپیگنڈا کیا جائے۔

معلوم نہیں ابھی تک یہ مہم شروع کی گئی ہے یا نہیں۔ اور اگر کی گئی ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عورتوں کا سینما دیکھنے جانا نہایت معیوب امر ہے۔ اور اس کا انسداد ضروری ہے۔ لیکن یہ سمجھنا۔ کہ سینما صرف عورتوں کے لئے ہی نقصان رساں ہے مردوں کے لئے نہیں دانشمندی کے سراسر خلاف ہے کیونکہ سینما کا برا اثر جس طرح عورتوں پر ہوتا ہے اسی طرح مردوں پر بھی یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کو سینما دیکھنے کی ممانعت فرما دی ہے۔ اور کسی احمدی مرد یا عورت کو اجازت نہیں کہ سینما دیکھے۔ مسلمان سینما کے بد اثرات سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں بھی یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

نبوت کے لغوی معنے اور غیر مبایعین

جماعت احمدیہ کی مخالفت کے جوش میں غیر مبایعین جس جرأت اور بے باکی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح اور واضح تعلیم کو پس پشت ڈالتے اور اس کے سراسر خلاف ادعا کرتے رہتے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال اخبار پیغام صلح ۱۷ جنوری کی اشاعت سے پیش کی جاتی ہے لکھا ہے "نبوت اللہ تعالےٰ اور انسان کے درمیان اس سفارت کا نام ہے۔ جس کا مقصد انسان کی معادی (اخروی) اور معاشی (دنیوی) امور میں مشکلات کو دور کرنا ہے۔ اس نبوت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جدید احکام و شرائع لاکر انسان کی رہنمائی کرے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بعد نبوت بکلی منقطع ہو چکی ہے اور کسی جدید نبوت یا جدید شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی"

گو یا ہر نبی کے لئے ضروری ہے کہ نئی شریعت لائے اور نئے احکام پیش کرے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنیوالا عیسےٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے پھر کیوں کر ہم مان لیں۔ کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸)

پھر حضور تحریر فرماتے ہیں "بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پھر فرماتے ہیں۔ "نبی کا شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے۔ جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں" (ایک غلطی کا ازالہ)

گویا وہ بات جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار تردید فرما چکے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جو کوئی شریعت نہیں لائے۔ نبی کا شارع ہونا ضروری نہیں۔ اس کے سراسر خلاف غیر مبایعین یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہر نبی کے لئے ضروری ہے کہ نئی شریعت لائے۔

پیغام صلح نے اس مضمون میں اور بھی بہت سی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف درج کی ہیں۔ مثلاً لکھا ہے۔ "احباب قادیان نے نبی کے معنی پیشگوئی کرنیوالا کے کر حضرت اقدس مسیح موعود کو زمرۂ انبیاء میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ از روئے لغت عرب حضرت مسیح موعود پر لفظ نبی (بمعنی پیشگوئی کرنیوالا) صادق آتا ہے۔ اس لئے آپ نبی ہیں۔ محترم خلیفہ صاحب نے تعریف نبوت کرنے میں جو جو طبع آزمائیاں کی ہیں۔ ان کے اظہار اور ان پر بحث کا یہ موقعہ نہیں۔ تاہم یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ "کیا مریم۔ ام موسیٰ اور ام اسحٰق بھی نبیہ تھیں۔ کیونکہ علامہ ابن حزم کے نزدیک باعتبار لغت وہ نبیہ تھیں۔ ام اسحٰق کو اسحٰق اور یعقوب کی ولادت کا قبل از وقت علم دیا گیا۔ ام موسیٰ کو کہا گیا کہ بچے کو دریا میں ڈال دے۔ اور ہم اس کو لوٹائیں گے اور اسے نبی بنائیں گے۔ اور حضرت مریم کو بچے کی ولادت کی بشارت دی گئی"

ان سطور میں بنیادی غلط بیانی یہ کی گئی ہے کہ گویا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیشگوئی کرنے والا قرار دے کر زمرۂ انبیاء میں شریک کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چونکہ از روئے لغت عرب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لفظ نبی صادق آتا ہے اس لئے آپ نبی ہیں۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اپنے الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"لغت عرب اور قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق رسول اور نبی وہی ہوتے ہیں۔ جو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائیں۔ اور جو اہم بالشان تغیرات کی جو قوموں کی تباہی اور ان کی ترقی کے متعلق ہوں خبر دیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کا نام نبی رکھے۔ اور جس انسان میں یہ بات پائی جائے وہ نبی ہے۔ اور کوئی چیز اس کے نبی ہونے میں روک نہیں۔ اس امر کے سمجھ لینے کے بعد ہم حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو آپ کی نبوت میں وہ تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ جو نبی اللہ کے لئے لغت و قرآن و محاورہ انبیائے گذشتہ سے لازمی معلوم ہوتی ہیں۔ یعنی آپ کو کثرت سے امور غیبیہ کی خبر دی گئی۔ اور پھر اہم تغیرات کے متعلق دی گئی۔ جو انذار و بشارت دونوں حصوں پر مشتمل تھی۔ اور پھر یہ کہ آپ کا نام اللہ تعالےٰ نے نبی رکھا۔ پس آپ قرآن کریم و لغت و محاورۂ انبیاء گذشتہ کے مطابق نبی تھے۔ اور آپ کی صداقت کے ثابت ہو جانے کے بعد کوئی شخص آپ کی نبوت میں شک نہیں لا سکتا" (حقیقۃ النبوۃ ص۶۲-۶۳)

پھر فرماتے ہیں۔ "نبی وہی ہو سکتا ہے جو کثرت سے خبریں پانے والا اور خبریں دینے والا ہو۔ اور چونکہ نبی ایک عربی لفظ ہے۔ اس لئے اس کی تحقیقات کے لئے عربی لغت ہی سند ہو سکتی ہے۔ اور جو معنے میں اوپر بتا آیا ہوں۔ اس کے مطابق نبی اللہ اس کو کہیں گے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اس پر کثرت سے امور غیبیہ ظاہر کرے جو معمولی واقعات پر مبنی نہ ہوں۔ بلکہ اہم واقعات کی ان میں اطلاع دی گئی ہو۔ اور صرف چند خبریں دینے سے ہی کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ کثرت سے اسے امور غیبیہ پر مطلع کیا جائے۔ کیونکہ یہ فعیل کے وزن پر ہے۔ جو مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ وہ تعریف ہے۔ جو لغت کے معنوں کے رو سے ہوتی ہے۔ اور اس کے سوا کوئی اور تعریف عربی زبان کے رو سے نبی کی نہیں۔ جس میں یہ بات پائی جائے۔ کہ وہ عظیم الشان واقعات کے متعلق خدا تعالےٰ سے خبر پاکر لوگوں تک پہنچائے۔ اور اس کا نام اللہ تعالےٰ نبی رکھے۔ تو وہ نبی ہوگا" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۵۵-۵۶)

پس ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے نبی نہیں مانتے ہیں۔ کہ آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی ایک آدھ خبر دی گئی۔ جس کی بنا پر آپ نے پیشگوئی کی۔ اور اس طرح لغوی نبی قرار پائے۔ بلکہ اس لئے نبی مانتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں نبی کی جو تعریف فرمائی ہے، وہ آپ پر صادق آتی ہے۔ اور وہ تعریف لغت اور محاورۂ انبیاء سابق کے عین مطابق ہے۔ باقی رہا یہ کہ مریمؑ اور ام موسےٰؑ اور ام اسحٰقؑ۔ یا اسی قبیل کے دوسرے بزرگوں کو جنہیں پر کبھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے اخبار غیب عطا کی گئی کیوں نبی نہیں کہا جاتا۔ اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ چونکہ اخبار غیبیہ میں عظمت کثرت۔ اور ان کے حلقہ کی وسعت نہایت ضروری ہے۔ چونکہ یہ بات مریم۔ اور ام موسیٰؑ اور ام اسحاقؑ کو حاصل نہ تھی۔ اس لئے نبی نہیں تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کی یہی تعریف فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ۔ "خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پیغام صلح نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو جن میں واضح طور پر آپ نے دعوےٰ نبوت کیا ہے۔ مشتبہ کرنے کے لئے لکھا ہے کہ

"اولیاء کو اگرچہ رنگ انبیاء دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ فی الحقیقت نبی نہیں ہوتے۔ کیونکہ قرآن مجید نے شریعت کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے"

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ انبیاء اور اولیاء کے رنگوں میں بعد المشرقین ہے۔ اور ہم غیر مبایعین کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کسی اور بزرگ یا ولی کی تحریر سے اسی قسم کے الفاظ دکھائیں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ نبوت کے متعلق استعمال فرمائے ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمائیں کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱) لیکن آپ کی صحیح تعلیم پر چلنے کے دعویدار غیر مبایعین

ریل گاڑیوں میں رہ جانے والا مال کس طرح مل سکتا ہے

جن احباب کا بستر، ٹرنک، سوٹ کیس، کمبل یا کوئی اور چیز جلسہ سالانہ پر قادیان آتے ہوئے یا واپس جاتے ہوئے کسی ریل گاڑی میں رہ گئی ہو ان کو واضح ہو کہ تمام ریل گاڑیوں سے جہاں جا کر ان کا سفر ختم ہوتا ہے۔ تلاشی لینے کے بعد جو سامان ملتا ہے وہ ریلوے کے لاسٹ پراپرٹی آفس لاہور میں آجاتا ہے۔ عموماً دوست یہ خیال کر لیتے ہیں کہ جو سامان ریل گاڑی میں رہ گیا ہے وہ کسی نہ کسی مسافر نے اتار لیا ہوگا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ عموماً ایسی چیزیں لاسٹ پراپرٹی آفس لاہور میں آجاتی ہیں اور لوگ چونکہ وہاں کوئی درخواست نہیں بھیجتے اس لئے وہ چھ ماہ کے بعد نیلام کر دی جاتی ہیں۔ گذشتہ جلسہ سالانہ پر سفر کرتے ہوئے جن دوستوں کا کوئی سامان ریل گاڑیوں میں رہ گیا ہو وہ فوراً سپرنٹنڈنٹ لاسٹ پراپرٹی آفس۔ لاہور کو درخواست بھیج دیں۔ جس میں اپنے سفر کرنے کی تاریخ اور جس ٹرین میں سفر کیا ہو اس کا نمبر جس سٹیشن سے اس ٹرین میں سوار ہوئے ہوں اس کا نام اور جس سٹیشن پر وہ ٹرین تبدیل کرتے ہوئے یا اترتے ہوئے اس ٹرین میں سامان رہ گیا ہو۔ اس سٹیشن کا نام لکھیں۔

پھر تمام اسباب کی تفصیل درج کریں مثلاً بستر ا ہو تو جو کپڑے اس میں ہوں وہ سب لکھیں یا ٹرنک ہو تو جو کچھ اس میں ہو وہ لکھیں پھر یہ عبارت لکھ دیں۔ "اگر آپ کے دفتر میں یہ چیزیں موصول ہوئی ہوں تو بذریعہ ریلوے بک کرا کر خاکسار کو بھیج دیں۔"

نیچے اپنا پورا پتہ اور ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔

درخواست خواہ انگریزی میں ہو خواہ اردو میں کوئی حرج نہیں۔ دوست ضرور درخواستیں بھیجیں۔ اور امید ہے کہ بہت سے احباب کی گم شدہ چیزیں مل جائیں گی۔ اگر کسی دوست کو لاسٹ پراپرٹی آفس کے دفتر سے یہ اطلاع مل جائے کہ ان کی چیزیں اس دفتر میں پہنچ گئی ہیں اور وصول کرنے میں ان کو کوئی تکلیف ہو تو خاکسار کو لکھیں۔ میں حتی الوسع ان کی مدد کر کے جلدی ان کو وہ چیزیں دلا دوں گا۔ امید ہے کہ لاسٹ پراپرٹی آفس کی طرف سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ دوست یہ خیال رکھیں کہ اگر ان کا سامان کسی ایسی گاڑی میں رہ گیا ہو جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے علاوہ دوسری ریلوے پر جا کر ختم ہوتی ہے تو جہاں وہ گاڑی ختم ہوتی ہے اس ریلوے کے لاسٹ پراپرٹی آفس میں درخواست بھیجیں۔

خاکسار:- غلام رسول احمدی کلرک
نیول اینڈ ماٹیلیج سیکشن چیف اکونٹس آفس۔ ریلوے۔ لاہور۔

شکریہ

(۱) شیخ مظفر دین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹورز پشاور صدر سے صیغہ مقامی تبلیغ کو ایک سال کے لئے ایک مبلغ کا خرچ بیس روپے ماہوار کے حساب سے دینے کا وعدہ کیا ہے اور چالیس روپے دو ماہ کا خرچہ پیشگی دیدیا ہے۔ اور مبلغ کے لئے ایک سائیکل بھی خرید کر کے روانہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے بھی ایک سائیکل صیغہ مقامی تبلیغ کو دیا ہے میں ہر دو اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو اصحاب کو ہر کار خیر میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق دے جو اصحاب مقامی تبلیغ کو سائیکل دینگے وہ شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔ مقامی تبلیغ کو مبلغین و مجاہدین کے دوروں کے لئے سائیکلوں کی اشد ضرورت ہے اگر مبلغ کے پاس سائیکل ہو تو کام دگنا ہو سکتا ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کے نام دوسری کھلی چٹھی

جناب مولوی صاحب!

آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ "غیر احمدیوں کے پیچھے میں ایسی جگہ جہاں احمدیوں پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتا۔" (پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

پھر ضمیمہ میں آپ کی تقریر کے یہ الفاظ درج ہیں کہ:-

"میں غیر احمدیوں مسلمانوں کے پیچھے نماز کو صرف ان ممالک میں جائز سمجھتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے کھلے فتویٰ اور احمدی جماعت کے گذشتہ چار پانچ سال کے عمل درآمد کے مطابق جائز سمجھتا ہوں جہاں غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ نہیں۔" (ضمیمہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی صاحب! میں اس کے متعلق پہلی بات یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آپ آج بھی اسی عقیدہ اور فتویٰ پر قائم ہیں۔ یعنی کیا آج بھی آپ کے نزدیک ان ممالک میں کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ جن میں احمدیوں پر کفر دیا گیا ہے؟ اگر جناب کا عقیدہ تبدیل ہو چکا ہو تو تصریح فرمائیں اور اگر ہنوز آپ اس عقیدہ پر قائم ہوں تو دوسرا سوال یہ ہے کہ وہ کون کون سے ممالک ہیں جن میں احمدیوں پر فتویٰ دیا گیا ہے اور کون کون سے ایسے ملک ہیں جن میں ابھی تک احمدیوں پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا گیا؟ تیسرا استفسار یہ ہے کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان عرب اور مصر و شام میں احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگ چکا ہے؟ اگر معلوم ہے تو کیا آپ کے نزدیک ان ممالک میں کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا بالکل جائز نہیں؟ چوتھا امر قابل حل یہ ہے۔ کہ اس وقت آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا عمل کیا ہے۔ کیا آپ نے ہندوستان میں (کیونکہ ہندوستان سے باہر جانے کا تو آپ کو موقعہ ہی نہیں ملا) کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ نیز کیا آپ نے گزشتہ دنوں ہندوستان میں بعض غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت تو نہیں دی؟ پانچواں سوال یہ ہے۔ کہ آپ کی جماعت میں سے اگر کوئی شخص غیر احمدیوں کے پیچھے ہندوستان میں نماز پڑھ لے تو اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

جناب مولوی صاحب! قطع نظر اس سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا کیا فتویٰ تھا یا جماعت کا کیا عمل تھا۔ میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ مامور کے کلام یا شریعت کے قانون پر بنیاد رکھنے کے بغیر کسی کے پیچھے نماز کو ناجائز قرار دے سکتے ہیں بتلایئے آپ کے پاس مندرجہ بالا فتویٰ کے لئے کونسی شرعی سند ہے؟ اگر آپ فرمائیں کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔" (اربعین حاشیہ ص ۲۸)

اگر آپ کے فتویٰ کی بنیاد اس ارشاد پر ہے تو مطلع فرمائیں۔ لیکن غور فرمالیں۔ کہ کیا آپ اور آپ کے ساتھی اس ارشاد کی پورے طور پر تعمیل کرتے ہیں یا صرف ایک حصہ کو مانتے ہیں اور دوسرے حصہ سے انکار کرتے ہیں۔

خاکسار:- ابوالعطاء جالندھری

ضرورت معلم

مجلس مرکزیہ کو دارالصحت کے لئے ایک محنتی اور دیہاتی تمدن سے واقف معلم کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ معلم عنقریب قادیان سے باہر جا رہے ہیں۔ بالغ ناخواندگان کو یسرنا القرآن - قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ و نماز

قابل توجہ عہدیداران جماعت احمدیہ

فارم مردم شماری جلد بھجوائے جائیں

مردم شماری جماعت احمدیہ ایک اہم کام ہے۔ جس کی نسبت کئی دفعہ اخبار الفضل میں اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ یاددہانیاں بھی کرائی گئی ہیں۔ فارم مردم شماری بھی بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن تاحال مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے فارم مکمل ہو کر نظارت ہذا میں موصول نہیں ہوئے۔ فارم کا نمونہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء کی اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ سرکاری طور پر یہ کام ماہ مارچ ۱۹۴۱ء میں ختم ہو جائے گا۔ سلسلہ کی طرف سے یہ کام ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء بمطابق ۱۵ تبلیغ ۱۳۲۰ھش تک ختم ہونا ضروری ہے۔ براہ مہربانی پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان خاص طور پر اس کام کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور فارم مکمل کر کے بھیج دیں۔ آئندہ کوئی یاددہانی نہیں کرائی جائے گی۔ اور نظارت ہذا رپورٹ کرنے پر مجبور ہو گی۔ اور معاملہ مجلس شوریٰ میں بھی پیش کیا جائے گا۔

(ناظر امور عامہ)

ضلع لائل پور
گوکھووال ۲۷۶
بھرت چک ۳۸
چک ۲۸۵
چک ۲۷۸ تیر کا G.B
تلونڈی ۱۰۸
چک ۵۶۵ گ۔ب
گوگھووال چک ۱۲۱
چک ۱۹۵ رکھ جھنڈانوالہ
لودھی ننگل ۲۹
چک ۲۵۷
چک ۶۴۸ گ۔ب
چک ۹۱
کھٹہ کالو چک ۹۴۶
چوہدری والہ ۱۰۸ ج۔ب
چک ۳۳۰
ٹوبہ ٹیک سنگھ
چک ۵۸
کھواڑیانوالہ
چک ۱۳۱ ج۔ب
ماموں کانجن
سمندری

ضلع ہزارہ
ایبٹ آباد
داتہ
مانسہرہ
بالاکوٹ
ہری پور

ریاست پٹیالہ
پٹیالہ
سانانہ
سنور
نبورٹ
بپراڈر
خانپور
دھوری
ہرنس پورہ
برنالہ
موروڑی

ضلع گوجرانوالہ
بقا پور
ترگڑی
گجو چک
پیر کوٹ
پریم کوٹ
کوٹو تارڑ
دوبرسہ جھیڑ
تونگی
ہیجے
سلھو کی چٹھہ
مانگٹ
قیام پور

ضلع رہتک
کلانور
کاہنور
حاجی پور
انام پور
ٹوہانہ

ریاست جموں
جموں
اکھنور
رتہال وبڈھانوں
چارکوٹ کمالدین
ٹائمن کوٹ
راجوری

کشمیر
اسلام آباد
ترال
سرینگر
لدھرون
کیرن
شورت
ریشی نگر
ناسنور
بانڈی پور
پان پورہ
کورل
بھمبر
گوئی
میرپور
کوٹلی کالاین

ریاست پونچھ
سلواہ وملحقہ گاؤں
درہ شیر خان

ضلع تھرپارکر سندھ
چک ۲۷۰ A ہرگوٹا
میرزا فارم
چک ۲۰۰ دیہ
ناصر آباد فارم
نیلو کرناہ
نصرت آباد
چک ۲۴ راوتیانی
نواب شاہ
ٹانوری
دیہہ صاحب خان
گوٹھ امرتسری
چک ۸ اکھیراج
سکھر
صوبو ڈیرہ
کراچی
پنج مور وسٹیٹ
منور آباد سٹیٹ
کوٹ احمدیاں
میرپور
کوٹڑی
مبارک آباد
کوئٹہ
مستونگ
فورٹ سنڈیمن

حلقہ یو۔پی
متھرا
صالح نگر
علی گڑھ
جے پور
جودھ پور
اٹاوہ
سیرٹھ
انچولی
ڈیرہ دون
مراد آباد
چندوسی
رام پور
بریلی شہر کہنہ
لکھنؤ
شاہجہانپور
فیض آباد
مسکرا
ساندھن
امروہہ
بھدرک (اڑیسہ)
تگریا
کٹک
سونگھڑہ
بھلیسر
کرڈاپلی
کیرنگ
سری پاڑا
بوگاپاتا
خوردہ
حسینا خوردہ
چندوارہ
پوری
رانچی
کلکتہ
پرپیک شاہ
ٹاٹا کنڈی
تیرہ گھاٹی
بھانت پور
بہرام پور
رنگ پور
بیج پور
بنکورہ
ٹاٹانگر
ڈھاکہ
مولوی پاڑہ
مور اٹیل
نٹائی
کہرم پور
وشنو پور
کہروڑا
تاروا
برہمن بڑیہ
گھ ٹورا
احمدی پاڑہ
خوورا
کاری سنڈا
ڈیرہ گڑھ
جمشید پور

پراونشل بنگال
شلنگس کالی شیمیا
کردار
ناگ پور
بھوپال
جبل پور
پونا
احمد آباد
دوارکا
منڈھ گڑھ
یادگیر (حیدر آباد دکن)
اوڈکود
ونگوالہ
ساگر
بنگلو شہر

ضلع جالندھر
جالندھر شہر
جالندھر چھاؤنی
مکند پور
کریم پور
راہوں
لنگڑوعہ
نکودر
بہرام
بھاگو رائیں
شیخوال میانوال

دورہ انسپکٹران بیت المال

انسپکٹران بیت المال مندرجہ ذیل جماعتوں میں برائے پڑتال حسابات وغیرہ بھجوائے جا رہے ہیں۔ احباب و عہدیداران جماعت ہائے مقامی سے درخواست ہے۔ کہ ان سے پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نام انسپکٹر	ضلع
۱۔ سید محمد لطیف صاحب	گورداسپور
۲۔ حکیم محمد فیروز الدین صاحب	سیالکوٹ
۳۔ قریشی میر احمد صاحب	شیخوپورہ
۴۔ مولوی محمد عبد العزیز صاحب	گجرات۔ جہلم
۵۔ چوہدری فیض احمد صاحب	صوبہ سندھ و ریاست بہاولپور
۶۔ سردار خذر حسین صاحب	اضلاع لدھیانہ۔ فیروزپور۔ ہوشیارپور
۷۔ مولوی ظفر اسلام صاحب	اضلاع لائل پور و سرگودھا
۸۔ میاں محمد حیات خان صاحب آنریری انسپکٹر	اضلاع مظفر گڑھ۔ و ملتان

ناظر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۲۰ر جنوری۔ کل سان فرانسسکو میں بعض امریکنوں نے جرمن قونصل خانہ پر سے جرمن جھنڈا اتار کر پھاڑ دیا تھا۔ اور جرمنی نے اس پر پروٹسٹ کیا تھا۔ اب امریکن گورنمنٹ نے اس پر اظہار افسوس کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۰ر جنوری۔ جب سے جنرل ویول نے پیش قدمی شروع کی ہے ابی سینیا میں مقیم فوجوں کی طرف سے روم میں کوئی مراسلت موصول نہیں ہوئی حقیقت یہ ہے۔ کہ اب اس ملک سے سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو چکا ہے

لنڈن ۲۰ر جنوری۔ انگلستان پر ہوائی حملوں سے گذشتہ چار ماہ میں بیس ہزار شہری ہلاک اور اکتیس ہزار زخمی ہو چکے ہیں۔

دہلی ۲۰ر جنوری۔ مولوی داؤد غزنوی صاحب نے مجلس احرار سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ کئی ذمہ دار احرار لیڈروں نے مولانا ابوالکلام آزاد سے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ کانگرس میں شامل ہو جائیں گے۔ مگر اسے پورا نہیں کیا۔ غزنوی صاحب پنجاب کانگرس کی مجلس عاملہ کے کارکن منتخب ہوئے ہیں

دہلی ۲۰ر جنوری۔ ہندوستان کے چیف جسٹس کو برطانیہ کی تعلیمی کونسل نے اختیار دیا ہے کہ ۱۹۴۱ء میں بیرسٹری کے امتحان کا ہندوستان میں انتظام کریں۔ چنانچہ ۱۲ر مئی ۱۹۴۱ء کو امتحان پونا میں شروع ہوگا۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ اتوار کے روز مالٹا پر جو ہوائی حملے ہوئے۔ ان میں کم سے کم دشمن کے ۱۹ جہاز گرائے گئے۔ ۱۱ ہمارے شکاری طیاروں نے اور باقی ہوا مار توپوں نے گرائے۔ مالٹا کے گورنر نے وزیر نوآبادیات کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ مالٹا پر دشمن کو ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ ہمارے لوگوں کے حوصلے بدستور بڑھے ہوئے ہیں

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ رائٹر کے ہوائی نامہ نگار کا خیال ہے کہ ہٹلر اور مسولینی میں ملاقات کے نتیجہ میں مزید جرمن ہوائی جہاز بحیرہ روم میں بھیجے جائیں گے تا سسلی کے علاقہ میں برطانی بیڑے پر زیادہ دباؤ ڈالا جا سکے۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل رات انگلستان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ آج صبح لنڈن میں خطرہ کا الارم ہوا۔ مگر صرف ایک طیارہ آیا۔ اور بم گرائے بغیر واپس چلا گیا۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ گذشتہ پانچ ہفتوں سے برطانیہ کے تجارتی جہازوں کا نقصان بہت کم ہو رہا ہے ۱۳ر جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں یہ نقصان صرف تیس ہزار ٹن ہوا۔ اور نو جہاز غرق ہوئے۔ یہ اوسط گذشتہ اوسطوں سے بہت کم ہے۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ رومانیہ کے بارہ میں بہت سی افواہیں پھیل رہی ہیں بلغاریہ کی سرحد سے ایک خبر آئی ہے۔ کہ بخارسٹ میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی۔ جس سے بہت خون خرابہ ہوا۔ شہر میں فسادات بڑھتے جاتے ہیں۔ سارے ملک میں افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ چونکہ بیرونی دنیا سے تار و ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہے۔ اس لئے کوئی حقیقی خبر نہیں مل رہی۔ آج سویرے بلغاریہ کے اخبار والوں نے لکھا ہے کہ رومانیہ میں بغاوت بڑھ رہی ہے۔ جرمنی کی ایک نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ رومانیہ کے وزیر داخلہ نے استعفیٰ دیدیا ہے

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ مارشل پیتاں اور ایم لاول کی ملاقات کی خبر دی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ صرف اس لئے ہوئی ہے کہ پیرس کے اخبار وشی گورنمنٹ کے خلاف جو پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ وہ بند ہو جائے۔ ورنہ وشی گورنمنٹ کی پالیسی پر یہ اثر انداز نہ ہوگی۔

لاہور ۲۱ر جنوری۔ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں آج فیصلہ کیا گیا۔ کہ صوبہ کی جاگیروں کے بل کو ابھی ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ بعض ممبروں کی رائے ہے کہ اس میں بعض قانونی سقم ہیں۔ اسمبلی نے آج تین سرکاری بل پاس کر دیئے۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ آج اطالویوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کسلا اب ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ کہ ان کا پیچھے ہٹنا ایک جنگی چال ہے۔ لنڈن میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انگریزی فوجیں بھاگتے ہوئے اطالویوں کا پیچھا کر رہی ہیں۔ قاہرہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی افواج اریٹریا کی سرحد کو عبور کر گئی ہیں۔ اور انہوں نے دو اطالوی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ میں شاہ ہیلی سلاسی کی افواج کے جس جرنیل نے بہت نام پیدا کیا تھا وہ اب معہ خاندان خرطوم پہنچ گیا ہے شاہ ہیلی سلاسی نے سوڈان کے گورنر اور دیگر افسروں کو اپنے محل میں دعوت دی

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ روم ریڈیو نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ انگریزی طیاروں نے سسلی میں کٹانیا اور البانیہ میں ویلونا کی بندرگاہ پر شدید حملے کئے۔

قاہرہ ۲۱ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اتوار کی رات کو طبروق پر اور سوموار کی صبح کو کٹانیا پر انگریزی طیاروں نے شدید حملے کئے اور کافی نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ روم ریڈیو نے تسلیم کیا ہے۔ کہ طبروق کے محاذ پر توپخانے ایک دوسرے پر شدید گولہ باری کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ ایتھنز میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ البانیہ میں اٹلی کے پچاس ہزار سپاہی ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ سولہ ہزار قید کر لئے گئے ہیں۔ بیس ہزار بیمار ہو کر میدان سے ہٹ گئے ہیں۔ اور پانچ ہزار بھاگ گئے ہیں۔ مگر اٹلی میں بیان کیا گیا ہے کہ صرف دو ہزار ہلاک اور ساڑھے چھ ہزار زخمی ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ ہٹلر اور مسولینی میں جو بات چیت ہوئی ہے۔ اس کے متعلق اٹلی یا جرمنی کی طرف سے کوئی اعلان شائع نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ آج مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا۔ کہ حبشہ۔ اریٹریا یا اطالوی سومالی لینڈ سے اطالوی عورتوں اور بچوں کو نکالنے کے متعلق کوئی بات چیت نہیں ہو رہی یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ اٹلی کی طرف سے اس کے لئے درخواست کی جائے۔ یا مقامی جرنیل اس کی تحریک کریں۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ وزیر حفظان صحت نے بیان کیا۔ کہ اس قدر شدید ہوائی حملوں کے باوجود اب تک انگلستان میں کوئی وبا نہیں پھیلی۔ اور اگر فروری تک امن رہا۔ تو پھر اس کے متعلق کوئی خطرہ نہیں رہے گا۔

وشی ۲۱ر جنوری۔ آج فرانسیسی گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی بیڑہ کسی صورت میں کبھی جرمنی کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ اور کہ مارشل پیتاں اور ایم لاول کی گفتگو کا اس امر سے کوئی تعلق نہیں۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ لیبر منسٹر نے تحریک کی ہے کہ برطانوی مرد اور عورتیں اپنے آپ کو کارخانوں نیز سول ڈیفنس سروس کے لئے پیش کریں۔

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ آج مسٹر لائڈ جارج کی اہلیہ میڈم مارگریٹ لائڈ جارج کا انتقال ہو گیا۔

مالٹا ۲۱ر جنوری۔ مالٹا پر جرمن حملوں کی وجہ سے بعض وہ مضبوط عمارتیں بھی منہدم ہو گئی ہیں جو ۱۵۶۵ء کے محاصرہ میں بھی مسمار نہ ہوئی تھیں۔ بے شمار لوگ ملبہ کے نیچے دب کر مر گئے ہیں

لنڈن ۲۱ر جنوری۔ آج برلن و روم کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ اچانک منقطع ہو گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی